



سوال

(273) چند آیات کا مصداق اور ان کی تلافی

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مقتیان اسلام و محدثین عظام علمائے شرع متین / (زاد اللہ فیوضا تمم و اذ قال موسیٰ لقومہ فذبحوا ما کادوا یفعلون ان چند آیات کلام مجید کے مصداق میں ، لوگوں میں فتنہ ، مذاق ، نکتہ چینی ، بد امنی پیدا ہے۔ مذکورہ اسباب کی تلافی علمائے دین کے فتویٰ پر مبنی ہے ، براہ کرم روانہ فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

وَإِذ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا بَقْرَةً قَالُوا أَتَجِدْنَا بُرُؤًا وَقَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ (سورة البقرہ: 67) وَإِذ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَأَدْرَأْتُمْ فِيهَا وَاللَّهُ مُخْرِجُ مَا كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ (سورة البقرہ: 72) ان آیات میں جس قصہ کو ذکر فرمایا گیا ہے ، اس سے مقصود بنی اسرائیل کی شرارت و بے عنوانی کا ذکر کرنا ہے ، ان آیات سے قبل دور سے ان کی بے عنوانیوں اور شرارتوں کا ذکر چلا آ رہا ہے ، اس قصہ کے ضمن میں بھی ان کی دو بے عنوانیوں کا ذکر ہے جو اس قصہ میں مقصود و مطلوب ہے۔ ایک بے عنوانی یہ کہ انہوں نے قتل کے واردات کے انخفا اور چھپانے کی کوشش کی ، اور یہ چاہا کہ مجرم کا سراغ نہ لگ سکے اور معاملہ بونی دہ جائے۔

دوسری بے عنوانی یہ کہ حکم خداوندی میں خواہ مخواہ کے جتیں نکالنی شروع کر دیں ، اللہ تعالیٰ منکرین قیامت کے مقابلہ میں اس قصہ سے استدلال اور نظیر کے طور پر فرماتے ہیں **فَقَتَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَإِنَّا مُّذَنِّبُونَ (سورة البقرہ: 73)** یعنی : " اسی طرح اللہ تعالیٰ (قیامت میں) مردوں کو زندہ کرے گا ، اور اللہ تعالیٰ اپنی نظار (قدرت) تم کو دکھلائے ہیں ، اس توقع پر کہ تم عقل سے کام لیا کرو " (اور ایک نظیر سے دوسری نظیر سے باز آؤ)۔ معلوم ہوا کہ قیامت کے دن مردوں کے زندہ کرنے پر استدلال بھی ، اس قصہ کے ذکر کرنے سے مقصود ہے اور یہ دونوں مقصود با حسن طریق اس قصہ سے ثابت ہو رہے ہیں۔ واضح ہو کہ " بقرہ " کے کسی ٹکڑے سے مردہ کو بھجوانے سے اس مردہ کا زندہ ہو جانا نہ محال ہے اور نہ مستعبد۔ جو شخص بے جان مضمغ یعنی گوشت کے لو تھڑے میں جان پڑنے کے طریق میں غور کرے گا ، جس کی کل حقیقت ایک لطیف بخار کا مضمغ سے مس کرنا اور متصل ہو جانا ہے ، وہ اس قصہ میں بیان کئے ہوئے خاص طریق کو اللہ تعالیٰ کی قدرت سے مستعبد نہیں سمجھے گا ، اور دونوں اتصالات میں کوئی معقول عقلی فرق بیان نہ کر سکے گا۔ واضح ہو کہ یہاں یہ شبہ کرنا بے موقع اور لغو ہے کہ اللہ تعالیٰ کو تو ویسے ہی زندہ کرنے کی قدرت تھی ، یا بے زندہ کئے ہوئے قاتل کو بتلا سکتے تھے ، پھر اس سامان کی کیا ضرورت تھی۔

بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی فعل ضرورت اور مجبوری کی وجہ سے نہیں ہوتا ، بلکہ مصلحت اور حکمت کے لئے ہوتا ہے ، اور ہر واقعہ کی تمام حکمتیں اور مصلحتیں اللہ تعالیٰ ہی کے احاطہ علمی میں آ سکتی ہیں ، دوسروں کو اس فکر میں پڑنا عمر کا ضائع کرنا ہے ، کیوں کہ جو مصلحت اور حکمت بیان کی جائے گی ، وہ بھی ایک بیان ہوگا ، اور یہی سوال اس میں بھی ہوگا ، اس لئے



سلامتی کا راستہ اور داناہی اسی میں کہ سکوت اور سلیم اختیار کیا جائے۔

اس مختصر تحریر کے بعد امید ہے کہ انصاف پسند، حق کی طالب طبیعتوں میں اس قصہ سے متعلق کوئی خلیجان اور وسوسہ نہیں باقی رہے گا۔ مفصل تفسیر اور توضیح "روح المعانی" اور تفسیر حقانی "وغیرہ میں دیکھی جائے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔ کتاب جامع الاشتات والمتفرقات

صفحہ نمبر 511

محدث فتویٰ